اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۲۹ - اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۹ - اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

اخبار خیر خواہ کشمیر انگریزی حکام کا مذہبی تعصب ثابت کرنیکے واسطے بیان کرتا ہو کہ ختگلڈ میں افیون دینے کیواسطے زمیندار لوگ اپریل کے مہینے میں ہر سال جمع ہوا کرتے ہیں اس موقعہ پر ایک پادری صاحب بھی اگر انکو عیسائی کرنے میں کسیقدر کامیاب ہو جایا کرتے ہیں اس خرابی کو دیکھ کر دو سال سے پنڈت گوری شنکر نے بھی بمقابلہ عیسائیوں کے اپنا وعظ شروع کیا جس سے پادری صاحب کے رنگ میں بھنگ ہونے لگا پادری صاحب نے کرنیل نثی صاحب سے شکایت کرکے اُنکی طلب بند کروادی وغیرہ ہم اسلئے جواب میں اتنا ہی عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ یہہ آپ کی محض خام خیالی ہو کہ پادری صاحب نے محض وعظ کرنیکی شکایت کی اور اسپر واعظ صاحب کی تنخواہ بند کروادی کیونکہ اول تو اس کا ثبوت کیا کہ پادری صاحب نے یہہ کارروائی کی دوم بفرض محال آپ کو یہہ ثابت کرنا ہوگا کہ کیوں واعظ صاحب کی تنخواہ بند کی گئی شائد واعظ صاحب نے جادہ تہذیب سے باہر قدم رکھا ہو کیونکہ ہم برابر دیکھتے ہیں اور آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ منادوں کی مخالفت میں جہاں کہیں کوئی ہندو یا محمدی وعظ کرنیکو آتا ہو تو سوائے بدتہذیبی گفتگو کے اور کچھ زبان پر نہیں لاتا کبھی کوٹ پتلون کی دھجیاں اڑاتا ہو کبھی کھڑے ہو کر موتنے کا دستور سناتا ہو گاہے خداوند مسیح کی اہانت کرتا ہو گاہے عیسائیوں پر روپیوں کے لالچ کا الزام دھرتا ہو تالیاں بجاتا ہو۔ غرضکہ ایسے ہی مضامین شرارت انگیز فساد انگیز روبروے عام سناتا ہو چونکہ مسیحی منادامن عامہ میں خلل اندازی جرم سمجھتے ہیں لہذا جہانتک ہو سکتا ہو ایسے شریر واعظ سے ہمکلام ہونے میں بچتے ہیں۔ اور درحالیکہ منادی کرنا ہمارا نہ بادشاہ کے حکم سے ہو نہ قوم کے مشورہ سے اور نہ کسی کی مخالفت یا ضد سے بلکہ یہہ کام ہمارا خاص خداوند مسیح کے ارشاد واجب الانقیاد سے ہو جیساکہ اُسنے آسمان پر جاتے وقت ہم کو فرمایا کہ تم دنیا میں جا کر منادی کرو اور باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو پس نہ صرف اُسی مقام افیون پر بلکہ ہر شہر و ہر قصبہ ہر گاؤں ہر محلہ ہر گلی ہر کوچہ ہر بازار میں جہاں کہیں دنیا کے لوگ ملیں ہم پاک کلام سناتے ہیں اور نجات کا راستہ بتاتے ہیں بقول آپکے دو ہی برس سے یہہ مخالفت وہاں پیدا ہوئی پس آپ ہی فرماویں کہ شرارت کسکی ہو عیسائیوں کی یا اُس پنڈت واعظ کی کیا آپ کے خیال میں مقام مذکورہ پر دو ہی برس سے کلام سُنایا جاتا ہو غلط مدت سے خداوند کا کام وہاں پر جاری ہو تو پھر ابتدا سے واعظ صاحب کیوں نہ اپنے وعظ کو وہاں سُنانے گئے ایسا کیوں کرتے جبکہ اُنکے مذہب کا یہہ فرض نہیں یہہ تو صرف جھگڑا فساد اٹھانے کو کیا جاتا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم عیسائیوں کو کیا غرض ہو۔ جسکا جی چاہے اپنے مذہب کا وعظ سُنائے بشرطیکہ محض گالی گفتار نہ عمل میں لائے

جس سے کہ عام بلوہ ہوجانیکا احتمال ہو۔ کاش ہمارے مخالفین عیسوی مذہب کی ابتدا پر سوچیں کہ اس حقانی مذہب کے روکنے میں کیسی کیسی طاقتیں برپا ہوئیں اور کس صورت سے خدا نے انکو برباد کرکے اپنے مذہب کو جہان میں قایم کیا۔ کیا عقل قبول کرتی ہے کہ کوئی ٹیلہ سمندر کی دھار کو روک دیگا ہرگز نہیں بلکہ سمندر کی دھار ہر ایک رکاوٹ کو اپنے سامنے سے دور کردیگی پھر عیسائی مذہب کسی طاقت دنیوی یا بادشاہی مدد یا کسی حاکم کی اعانت کا محتاج نہیں جب سلطنت اور حکومت نہ تھی تب کیا عیسائی مذہب دنیا میں نہیں پھیلا۔ اگر آپ قوانین انگلشیہ سے واقف ہوکر ایسا تحریر فرماتے ہیں تو یہہ نہایت تعصب کی بات ہے۔ آپنے یہہ خیال کیا ہوگا کہ جسطرح ہندو یا محمدی حکام تعصب سے اپنے اپنے قومی مقدمات میں تعصب عمل میں لاتے ہیں اسیطرح عیسائی حکام بھی کرتے ہونگے۔ یہہ آپ کی بھول ہے اگر ایسا ہوتا تو کبھی ہندو اور محمدی اپنے اپنے مذہبی مقدمات عیسائی عدالتوں میں نہ اٹھوایا کرتے۔ بس اسے ثابت ہے کہ انگریزی حکام جو عیسائی ہیں کبھی متعصب نہیں بلکہ حق حق فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جس خدا کا یہہ مذہب ہے وہ آپ مدد کریگا۔ طاقت بشری کچھہ نہیں کرسکتی +

کوہ نور رہبر ہند کے فقرہ بازاروں میں وعظ

نہو کی تائید کرکے فرماتے ہیں کہ ہم اس رائے سے متفق ہیں اور ہماری قطعی رائے یہہ ہے کہ قانوناً بازاروں میں سے وعظ روکا جائے مسلمانوں کیواسطے مسجدیں ہندوؤں کیواسطے معابد اور عیسائیوں کیواسطے گرجے موجود ہیں۔ معقول! ہم جانتے ہیں کہ کبھی لالہ صاحب نے مسیحی وعظ سنا نہیں ورنہ ہندو محمدیوں کے ساتھہ عیسائیوں کو شامل نہ فرماتے یقیناً انہوں نے کسی ہندو یا محمدی واعظ کو سر بازار محض غلط وعظ بکتے سنکر رہبر ہند کی رائے سے اتفاق کرلیا اور اگر ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تعصب مذہبی اور عیسائی ترقی نے انکو ایسا لکھہ مارنے پر مجبور کردیا۔ صد افسوس! لالہ صاحب آپکو عیسائی ملت سے آگاہی نہیں ابھی جناب ہندو اور محمدیوں میں وعظ کا حکم ہے کب ہے اور ہو تو کیونکر جبکہ ہندو مذہب محدود ہے چند باشندگان ہندہی پر مخصوص ہے اور پھر اسمیں بھی ذات کا بندھن ایسا کہ نہ برہمن کا بنجھہ ہوسکے نہ کا بنجھہ چھتری اور نہ چھتری ویس جو جس میں پیدا ہوا بقول سری کرشن جی مہاراج اُسی میں نجات کا متوقع رہے خیال کرنا چاہیئے کہ جس مذہب میں اسقدر سخت قید اپنے آبائی قوم کے قیدخانہ میں رہنے کی ہو اُسے وعظ و پند سے کیا علاقہ اور اسیطرح محمدی فرقہ میں صمصامی وعظ کا حکم ہے جو اب اُنکے قبضہ سے باہر ہے پس اندونوں کو وعظ سے کیا سروکار اور یہہ وعظ کرینگے ہی کیا سوائے گالی گفتار اور اہانت پیغمبر اور اوتار جیساکہ آریہ لوگ آجکل کررہے ہیں ضرور اُن کے لئے سخت ممانعت ہونا چاہیئے اور ممانعت تو ہے جیساکہ بعض دریدہ دہن واعظین عدالت سے سزایاب ہوا کرتے ہیں شائد آپ کو بھی معلوم ہوگا سنہ ۱۸۸۸ع کے آخری مہینوں میں لکھنؤ کے آریوں پر جرمانہ اور سزائے قید نافذ ہوئی تھی رہے عیسائی وعظ اول تو انکا وعظ کرنا فرض مذہبی ہے گورنمنٹ مذہبی دست اندازی کے خیال سے کبھی انکو روکنے کا ارادہ نہ کریگی دوسرے عیسائی وعظ پند و نصائح اور گناہ سے بچنے کی تدبیر اور نجات کا انتظام کہ کیونکر خدا کا پیارا بیٹا اس گنہگار جہان میں آیا اور اُسکی سوانح عمری جو بالکل پاک اور بے عیب ہے اور کہ اُسنے گنہگاروں کیواسطے صلیبی موت اختیار کی اور تیسرے روز زندہ ہوکر چالیس دن آدمیوں کو دکھائی دیا اور یہہ کہتے ہوئے آسمان کو صعود کرگیا کہ تم تمام جہان میں نجات کی خوشخبری سُناؤ سوائے اسکے ہم عیسائی لوگ اور کچھہ نہیں بیان کرتے۔ ہاں کبھی کبھی جتنی لوگ بین منادی میں اعتراض کرتے اور اپنے دیبی دیوتا یا پیغمبر کا ذکر کرنے لگتے تب اول تو ہم یہہ کہکر کہ بحث نہ کرنا چاہیئے صرف سُنو ٹال دیتے ہیں دوسرے جب وہ نہیں مانتے تو کبھی کبھی اُن کے اوتاروں پیغمبروں وغیرہ کی سچی واقعات انہیں کی کتب سے حوالہ دیکر سنا دیتے ہیں آپ ہی انصاف کرو کہ اگر غیر اقوام چپ چاپ کھڑے سُنتے رہیں تو ہم لوگ کیوں مجبوراً انکی نسبت بیان کریں یہہ تو خود ہی چھیڑ کرنے کا مذاق ہے ورنہ اور کچھہ نہیں ہم صرف مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں خوشی ہو سنو خوشی ہو نہ سنو کوئی جبر نہیں ہے +

اخبار خیرخواہ کشمیر کے ایڈیٹر کو ہم کیا جواب

دیں جبکہ وہ احاطہ شرافت سے باہر قدم رکھہ کر میدان شرو آفت میں قلابازیاں کہاتا ہے۔ ہندوستان میں ایک کہاوت ہے کہ مرد عورتوں پر ہاتھہ نہیں ڈالا کرتے مگر خیرخواہ کشمیر نمبر ۳۱ جلد ۷ مطبوعہ ۱۱ - اگست سنہ ۱۸۸۹ع صفحہ ۵ - کالم ۲ و صفحہ ۶ - کالم اول میں ایک فقرہ مندرجہ نور افشاں یکم اگست سنہ ۱۸۸۹ع مضمون محررہ حسن علی صاحب سفیر کہ دیکھتے ہیں کہ بازاروں میں جہاں کہیں فقیر جوگی وغیرہ کسی دوکان پر کھڑے ہوکر گانے لگتے فوراً اسیکڑوں آدمی سننے کو فراہم ہوجاتے ہیں اور انکے مصنوعی راجہ بھرتھری وغیرہ کی کہانیوں کو بڑا دل لگاکر سنتے ہیں اور پیسے دیتے ہیں پس اگر مسیحی مناد بازاروں میں خوش الحانی سے مسیح کی نجات بخش اور سچی کیفیتوں اور ماجروں کو گا کر انہیں سُناویں تو بہت لوگ بشوق سینگے۔ اس پر لکھا ہے کہ سالویشن آرمی والوں نے ہندی نوجوانوں کی آنکھوں میں شراب حسن کی خاک ڈالنے کی نیت سے یوروپ کی پری پیکروں کو بھی نچایا وغیرہ۔ پھر آخری کرتوت آپ کی یہہ ہے کہ اثر کیا خاک ہوا البتہ شہوتی مادہ میں ضرور ترقی ہوئی۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں پاک کلام یوں فرماتا ہے کہ بعضے شخص خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل کرتے ہیں یہوداہ ۴-۱ ایسے اشخاص سے تعجب نہیں کہ شہوت پرستی میں سب کو ایک ہی نظر سے نظارہ میں لائیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اس شخص میں یہہ مادہ کہاں سے پیدا ہوگیا شائد لنگ پرستی کا اثر ہے۔ اسکے آگے بدکار برہما کا شیو کے بیاہ میں کیا حال ہوا تھا دیکھو شیو پران منظومہ منشی شنکر دیال فرحت ۵

سری گوری کی انگشت حنائی دو سر دست انجمن میں دیکھہ پائی
گرا تخم سری برہما زمیں پر ہوا مجسم ہوگیا قطرہ دمیں پر

وشنو نے جلندھر کی جورو سے کیا کچھہ نہ کیا۔ اُن تینوں

دیوتاؤں نے اتری بنی کی چوروانسوبات اسی شہوت پرستی کے ہاتھوں کیا کچھ ندامت و خجالت نہیں اُٹھائی - غرض ایسے معبودوں کا پرستار اگر پرائی بہو بیٹیوں کو نظر شہوت سے دیکھے توچنداں تعجب نہیں - مگر ایڈیٹر مذکور خوب خیال رکھے کہ یہہ یورپین لیڈیاں سالویشن آرمی کی اُسکی ہم قوم عورات نہیں ہیں جنکی نسبت ہم کچھ نہیں لکھ سکتے - کیونکہ آجتک مذہبی بحث میں کسی شخص نے عورات پر حملہ نہیں کیا ہو اسوقت ہم صرف اتنی ہی سمع خراشی واجب جانتے ہیں - آئندہ اگر باز نہ آیا تو ایڈیٹر مذکور منہہ کی کھائیگا - مسیحی لوگ ہرگز اُس کی عورتوں پر حملہ نہ کرینگے - کیونکہ یہہ شیوہ نامردوں کا ہی - آخر میں ہم سالویشن آرمی کیطرف سے اس گستاخ ایڈیٹر کو جواب دیتے ہیں - "ہمنے تمہارے واسطے بانسلی بجائی پر تم نہ ناچے ہمنے تمہارے لئے ماتم کیا پر تمنے چھاتی نہ پیٹی - متی ۱۱ - ۱۷" +

ہر پرشاد صاحب نے جو سوال متی ۱۰ - ۲۳ کی بابت نور افشاں نمبر ۲۸ میں کیا تھا اُسکا جواب ۱۵ - اگست ۱۸۸۹ء کے اخبار میں کسی نامہ نگار نے چھپوایا مگر اُس جواب سے سائل کو اطمینان نہیں ہوا چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ وہ جواب میرے سوال سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا +

درحقیقت مجیب نے سائل موصوف کے سوال کا ٹھیک جواب دیا - پر بسبب طول طویل کے شاید وہ اُنکے ذہن نشین نہ ہوا - خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ +

(۱) خداوند مسیح کے مجسم ہونے کے پیشتر نبیوں نے اُسکے حق میں پیشگوئی کی تھی کہ وہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کر بادشاہت کریگا - اور جب حضرت مریم پر جبرئیل فرشتہ ظاہر ہوا تو اُسنے بھی کہا کہ وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا + (لوقا ۱ - ۳۳)

(۲) چنانچہ جب یوحنا بپتسمہ دینے والیے جو مسیح کا پیشرو تھا منادی شروع کی تو اُسنے پکار کر کہا کہ "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہی - (متی ۳ - ۲) یعنے بادشاہت اب ظاہر ہونیوالا ہی +

(۳) اسیطرح جب یسوع اپنے شہر ناصرت کو چھوڑکر ہر جگہہ وعظ اور معجزہ کرنے لگا تو اُسنے بھی لوگوں سے یہی کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ + (مرقس ۱ - ۱۵ و متی ۴ - ۱۷) -

ان سب باتوں سے صاف ظاہر ہی کہ جسوقت اور جس زمانے کا نبیوں نے پیشتر ذکر کیا تھا چونکہ وہ اب آپہنچا تھا - اسلئے مسیح خداوند اُنکی نبوتوں کی موافق داؤد کے تخت کو پھر قائم کرنے اور اپنی سلطنت جاری کرنیکے لئے دنیا میں آیا - لیکن ہنوز اُسنے اپنا یہہ منشا بنی اسرائیل پر صریحاً ظاہر نہیں کیا اور نہ بادشاہی طور پر اپنے تئیں اُنکے سامنے پیش کیا بلکہ شروع میں یہہ بھی نہیں اُنکو کہا کہ میں ہی مسیح ہوں چنانچہ اُسنے اپنے شاگردوں کو بھی فرمایا کہ "کسو سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں" (متی ۱۶ - ۲۰) اور جب اُسنے شیاطین نکالے تو اُسنے دھمکا کر بولنے نہ دیا کہ انہوں نے اُسے پہچانا کہ وہ مسیح ہی (لوقا ۴ - ۴۱) سبب اسکا یہہ تھا کہ پیشتر اسکے کہ وہ اُس قوم پر اپنا حقیقی حال اور اپنا اصلی منشا ظاہر کرے ضرور تھا کہ اُسکی باتوں کو سُن اور فعلوں کو دیکھکر اُنکے دل اُسے قبول کرنیکو تیار ہو جاویں - پس جب وہ کچھ مدت تک اُس تمام ملک میں پھر چکا اور معجزہ کرکے اپنی شان دکھا چکا تھا تب اُسنے اپنے بارہ شاگردوں کو دو دو کرکے ہر شہر و گاؤں میں یہہ اشتہار دینے کو بھیجا کہ "آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی" (متی ۱۰ - ۷) اور پھر بعد کچھ نصیحت کے اُسنے کہا کہ "تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکوگے جبتک کہ ابن آدم نہ آئے" - یعنے تم میرے اس حکم کی ہنوز تعمیل نہ کر چکوگے کہ میں جو ابن آدم ہوں اپنے اصلی درجہ پر ہوکے اپنے تئیں اسرائیل کا بادشاہ اور مسیح ظاہر کرونگا پس خداوند کا یہہ قول اولاً اُس آمد پر اشارہ کرتا ہی جسکا مفصل بیان متی ۲۱ - ۱ - ۱۱ و مرقس ۱۱ - ۱ - ۱۰ و لوقا ۱۹ - ۲۹ - ۴۴ - میں پایا جاتا ہی جبکہ اُسنے بادشاہی شان و شوکت سے شہر یروشلم میں داخل ہوکر ذکر یاہ پیغمبر کی وہ نبوت پوری کی کہ اے صیحون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر - اے یروشلم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکھ تیرا بادشاہ تجھہ پاس آتا ہی وہ صادق ہی اور نجات دینا اُسکے ذمہ میں ہی - وہ فروتن ہی اور گدھی پر بلکہ جوان گدھی پر یعنی گدھی کے بچے پر سوار ہی (ذکریاہ ۹ - ۹) تب عوام نے اُسے پہچانکر پکارا کہ مبارک ہی وہ بادشاہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی (لوقا ۱۹ - ۳۸) تب مسیح ابن آدم آیا اور اگر بنی اسرائیل نے اُسے قبول کیا ہوتا تو اُسی وقت وہ اپنی بادشاہت کو قائم کرتا - لیکن افسوس صد افسوس اُنہوں نے فقیہ اور فریسیوں اور کاہنوں کے بہکانے سے آخرکار اُسے رد کرکے پلاطوس کے روبرو اُس پر یہہ نالش کی کہ اسے ہمنے قوم کو بہکاتے اور اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتے پایا (لوقا ۲۳ - ۲) بس جس حال کہ انہوں نے اُسے قبول نہ کیا بلکہ صلیب دیکر جان سے مار ڈالا اس لئے اُسکی بادشاہت فی الحال ملتوی رہی - اور قبر میں سے اُٹھکر آسمان پر گیا اور اب اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ وہ خدا باپ کے دہنے ہاتھ سرفراز ہوا - اس اثنا میں وہ کمبخت قوم بنی اسرائیل تمام جہان میں پراگندہ ہوگئی ہی - پر چونکہ خدا نے اُن لوگوں کو مطلق رد تو نہیں کیا پر صرف ایک عرصہ تک اُنکو تنبیہ دیتا ہی اسلئے ضرور ہی کہ اُن ملکوں اور شہروں میں جہاں جہاں اب وہ بود و باش کرتے ہیں اُنکو وہی خوشخبری پھر سنائی جاے - مسیح کے شاگردوں کا فرض ہی کہ پھر اُس کے اس حکم کی تعمیل کریں - اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ اور چلتے ہوئے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی (متی ۱۰ - ۷) اور پھر خداوند کا وہی وعدہ دوبارہ پورا ہوگا کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں (جن میں وہ اب تمام دنیا میں پراگندہ ہوکر رہائش کرتے ہیں) نہ پھر چکوگے جبتک کہ ابن آدم نہ آئے" - پس اُمید ہی کہ سائل نے اب یہہ سمجھ لیا ہوگا کہ مسیح کا یہہ قول اولاً اُسوقت پورا ہوا جبکہ اُسنے یروشلم میں داخل ہوتے ہوئے بنی اسرائیل پر اپنے تئیں اُنکا بادشاہ ظاہر کیا اسوقت وہ اپنوں پاس آیا پر اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا (یوحنا ۱ - ۱۱) اس لئے وہ دوسری بار آویگا اور تب اُسکا یہہ قول پھر پورا ہوگا +

کیا ہی تسلی کی بات ہی کہ اُسکے بندے اب بڑی جانفشانی سے تمام دنیا میں قوم یہود کو اُس بادشاہت کی خوشخبری

سُنارہے ہیں چنانچہ امریکا اور یوروپ میں سینتالیس سوسئیاں اسی مقصد کی موجود ہیں کہ یہودیوں میں مسیح کی خبر پھیلائی جاوے انکا سالانہ خرچ عنقریب ایک لاکھ چوالیس ہزار روپیہ ہے اور ان سوسائیٹیوں کیطرف سے تین سو ستتر مبشر کام کر رہے ہیں صدی رواں میں ایک لاکھ کے قریب یہودی بپتسمہ پاکر مسیحی کلیسا میں داخل ہوئے ہیں پس ہم کیوں مسیح کی آمد کی انتظاری دل و جان سے کریں۔ جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کون سے دن یا کون سی گھڑی ابن آدم آویگا تا ایسا نہ ہو کہ اچانک آکر وہ تم کو سوتے پاوے + (متی ۲۵ ۔ ۱۳ و مرقس ۱۳ ۔ ۳۶)

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم ۔ ۱۱ جولائی ۱۸۹۹ء کا نور افشاں بندہ کی نظر سے گذرا اور جب بندہ نے اسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ ایک سائل بنام مولوی محمود شاہ صاحب نے خداوند مسیح کی الوہیت اور بائبل کے کلام اللہ ہونے پر مسیحیوں سے سوال کیا ہے۔ بندہ نے بھی مناسب جانا کہ سائل کی خدمت شریف میں اس سوال کا جواب خدا کی کلام سے کچھ تھوڑا سا ذکر کروں یہہ سائل کا سوال کچھ نیا سوال نہیں ہے خداوند مسیح کی الوہیت اور بائبل کے کلام اللہ ہونے پر مسیحیوں نے بہت سی کتابیں لکھیں ہیں شائد سائل نے کبھی انکو نہیں دیکھا۔ پہلے سائل کو مناسب تھا کہ میزان الحق۔ اور مسیح ابن اللہ اور نیاز نامہ کا مطالعہ کرتے اور پھر مسیحیوں سے خداوند مسیح کی الوہیت اور بائبل کے کلام اللہ ہونے پر سوال کرتے۔ خیر۔ سائل اگر بائبل کو غور سے پڑھتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ نبی اور رسولوں نے روح القدس کی ہدایت سے خداوند مسیح کے حق میں کیا کیا بیان کیا ہے اور پھر خداوند مسیح نے انجیل میں بذات خود اپنی نسبت کیا دعویٰ کیا ہے اگر سائل تواریخ کلیسا کو بھی غور سے مطالعہ کرتے تب بھی سائل کو معلوم ہو جاتا کہ قدیم کلیسا کے لوگوں نے خداوند مسیح کی ذات و صفات کی نسبت کیا لکھا ہے اور وہ خود اسکی نسبت کیا سمجھکر اس سے گناہوں کی مغفرت اور برکت پانیکے لئے دعا کرتے تھے جب ہم خدا کے کلام کو غور سے پڑھتے ہیں تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور رسول خداوند مسیح کی الوہیت کے قائل تھے اور خداوند مسیح میں وہ ذات الہٰی مانکر اُسپر اپنا بھروسہ رکھتے تھے دیکھو ۲ زبور ۱۲ ۔ آئت میں داؤد نبی روح القدس کی ہدایت سے کیا لکھتے ہیں بیٹے کو چوم تا نہ ہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ میں ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر ایکبارگی بھڑکے مبارک وے سب جنکا توکل اسپر ہے۔ ملاکی نبی کے ۴ باب ۲ ۔ آئت کو دیکھو یہاں پر نبی خداوند مسیح کو آفتاب صداقت کہتا ہے +

اب بندہ پاک کلام سے خداوند مسیح کی الوہیت کی بابت چند دلیلیں پیش کرتا ہے جنکو سائل غور سے پڑھے (اول) پاک کلام میں وہ سارے نام جو کہ لامحدود خدا کے لئے ضروری ہیں وہ سب نام خداوند مسیح کو منسوب کئے جاتے ہیں مثلاً پاک کلام میں وہ خداوند وں کا خداوند کہلاتا ہے زبور ۱۱۰ ۔ ۱ ۔ خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤں ۔ وہ خدائے قادر کہلاتا ہے یسعیاہ ۔ ۹ باب ۶ ۔ کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب ۔ مشیر ۔ خدائے قادر ۔ ابدیت کا باپ ۔ سلامتی کا شاہزادہ وغیرہ ۔ ملاکی ۴ باب ۲ +

یہوواہ یا خداوند کہلاتا ہے ۔ وہ خدا کہلاتا ہے رومیوں ۹ باب ۵ ۔ اور باپ دادے ان ہی میں کے ہیں اور جسم کی نسبت مسیح بھی انہیں میں سے ہوا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے آمین وہ خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی کہلاتا ہے پہلا یوحنا کا خط ۵ باب ۲۰ ۔ آئت وہ بزرگ خدا کہلاتا ہے طیطس ۲ باب ۱۳ ۔ آئت وغیرہ سائل کو مناسب ہے کہ ان آیات کو غور سے دیکھے +

(دوم) پاک کلام میں وہ تمام صفات جو کہ لامحدود خدا کی ذات کے لائق ہیں وہ سب خداوند مسیح کی حق میں منسوب ہوتی ہیں ۔ وہ ہر جگہہ حاضر و ناظر کہلاتا ہے یوحنا ۳ باب ۱۳ ۔ اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوا اُس شخص کے جو آسمان پر سے اُترا یعنے ابن آدم جو آسمان پر ہے ۔ اس آئت میں خداوند مسیح یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ میں ابن آدم ہو کے الہٰی ذات رکھتا ہوں یعنی میں الہٰی شخص ہو کے آسمان اور زمین دونوں جگہوں میں موجود ہوں ۔ متی ۲۸ باب ۲۰ کو بھی دیکھو ۔ وہ غیر مبدل کہلاتا ہے عبرانی ۱۳ باب ۸ ۔ یسوع کل اور آج اور ابد تک ایکسان ہے ۔ وہ ازلی کہلاتا ہے میکہ ۵ باب ۱ ۔ یوحنا ۸ باب ۵۸ ۔ یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں ۔ وہ اول اور آخر ہونیکا دعویٰ کرتا ہے ۔ مکاشفات ۱ باب ۸ ۔ میں الفا اور اومیگا ہوں یعنے میں اول اور آخر ہوں وغیرہ ۔ وہ عالم الغیب کہلاتا ہے ۔ مکاشفات ۲ باب ۲۳ اور ساری کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ میں وہی ہوں جو دلوں اور گردوں کا جانچنیوالا ہوں وغیرہ ۔ یوحنا ۲ باب ۲۴ و ۲۵ و ۴ باب ۱۸ و ۱۶ باب ۳۰ ۔ ان سب آیات میں ہمارے خداوند مسیح کے عالم الغیب ہونیکا بیان ہے +

(سوم) پاک کلام میں اُسکی عبادت ایسی کی جاتی ہے جو کسی دوسرے کی نہیں کیجاتی ہے ۔ باپ کے برابر یعنے خدا کے برابر اُسکی عزت کرنی چاہئے یوحنا ۵ باب ۲۳ ۔ تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جسطرح سے باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جس نے اُسے بھیجا ہے عزت نہیں کرتا +

باپ کی برابر اُسپر ایمان لانا چاہئے یعنے خدا کی برابر یوحنا ۱۴ ۔ باب ۱ ۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھپر بھی ایمان لاؤ ۔ اُسکے آگے ہر ایک گھٹنا جھکیگا یسعیاہ ۔ ۲۵ باب ۲۳ ۔ رومیوں ۱۴ باب ۱۰ و ۱۱ ۔ فلپی ۲ ۔ باب ۱۰ ۔ سائل کو مناسب ہے کہ ان آیات کو بھی غور سے دیکھے +

(چہارم) پاک کلام میں اُسکے ایسے کاموں کا تذکرہ ہے کہ جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا ہے اور وہ کام ایسے ہیں جو فقط خدا ہی کر سکتا ہے +

وہ خلقت کا پیدا کنندہ کہلاتا ہے کلسی ۱ باب ۱۶ ۔

کیونکہ اُنسی سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھیں اور اندیکھیں کیا تخت کیا حکومتیں کیا ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کی گئیں وغیرہ- یوحنا- ۱ باب ۱ و ۳- آئت- وہ خلقت کو سمبھالتا ہی عبرانی ۱ باب ۲ و ۳- اِن آخری دنوں میں ہمسے بیٹے کے وسیلے بولا جسکو اُسنے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے اُسنے عالم بنائے وہ اُسکے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہوکے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سمبھالتا ہی وغیرہ- لوگونکو اُنکے گناہوں سے خلاصی دیتا ہی عبرانی ۹ باب ۱۲- اپنی قدرت سے معجزہ دکھلاتا ہی گناہوں کو معاف کرتا ہی مرقس ۲ باب ۵- آئت- قیامت کے دن مردوں کو زندہ کریگا یوحنا ۵ باب ۲۸ و ۲۹- یہہ سب آیات ہمارے خداوند مسیح کے حق میں ہیں اگر سائل مہربانی سے اُنکو بائبل میں دیکھیں تو اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ خداوند مسیح کون ہی بائبل میں نبی اور رسولوں نے خداوند مسیح کو الہٰی درجہ دیا ہی اگر نبی اور رسول خداوند مسیح کو فقط انسان ہی خیال کرتے تو اُسکو ایسے درجہ میں بیان نہ کرتے جیسا کہ اُنہوں نے روح القدس کی ہدائت سے پاک کلام میں بیان کیا ہی کیونکہ انسان کی عقل اُسکو قائل کرتی ہی کہ کسی انسان کو الہٰی درجہ دیکر اُسکو خدا جاننا یہہ بات انسان کی عقل کے نزدیک بہت بُری معلوم ہوتی ہی اور خدا کے نزدیک بھی یہہ ایک بڑا بھاری گناہ ہی جیسا کہ خدا کے پہلے اور دوسرے حکم میں ذکر ہی ایسا کون انسان ہی جو یہہ کلمہ کہکر اپنے اوپر خدا کی لعنت لیوے اور ہمیشہ کے عذاب کا مستحق ہو جاوے خدا کی اور مقدسوں اور فرشتوں کی صحبت سے محروم ہو جاوے- مولوی صاحب خدا کے کلام میں ایسی بہت سی آیات ہیں جنسے خداوند مسیح کی الوہیت ثابت ہوتی ہی- اور خداوند مسیح نے بھی اپنے آپ کو یہودی قوم کے سامنے ابن اللہ کہکر اپنے میں ذات الہٰی کے شامل ہونیکا دعویٰ کیا ہی کہ میں ابن اللہ ہوں اور خدا میرا باپ ہی اگر آپ کہو کہ یہودی اور فرشتہ بائبل میں ابن اللہ کہلاتے ہیں ہاں بیشک اُنکی نسبت ابن اللہ لفظ لکھا ہی مگر جس غرض سے خداوند مسیح اپنے کو ابن اللہ کہتے تھے اُس غرض سے نہ ہوئے اور نہ فرشتہ ابن کہلاتے ہیں خداوند مسیح اپنے کو ابن اللہ کہکر اپنے میں ذات الہٰی کو شامل کرکے خدا کے برابر ٹھہراتے تھے بلکہ خدا کا اور اپنا ایک ہونا بیان کرتے تھے دیکھو یوحنا ۷ باب ۹- آئت سے شروع کرکے جبکہ فیلبوس نے خداوند مسیح سے سوال کیا کہ اے خداوند باپ کو ہمیں دکھلا تب خداوند مسیح نے فیلبوس کے جواب میں کہا کہ اے فیلبوس میں اتنی دیر سے تمہارے ساتھ ہوں اور تُنے مجھے نہ جانا جسنے مجھکو دیکھا باپ کو دیکھا ہی کیونکہ میں اور باپ ایک ہیں پھر اگر سائل یوحنا کی انجیل کا مطالعہ کرینگے تو اُنکو معلوم ہو جائیگا جبکہ یہودی لوگوں نے خداوند مسیح کو کہا کہ تو انسان ہوکے اپنے تئیں خدا کی برابر ٹھہراتا ہی اور اپنے کو ابن اللہ کہکر اپنے میں خدا کی ذات کو شامل کرتا ہی یہہ تو کفر کہتا ہی اور انسان ہوکے اپنے کو خدا بناتا ہی- قدیم زمانہ کے ایماندار لوگ خداوند مسیح کو ایک الہٰی شخص جانکر اُسکی پیروی دل وجان سے کرتے تھے اور دشمنوں کی ایذا سے موت کیوقت اُسکو اپنی روح سپرد کرتے تھے دیکھو اعمال ۷ باب میں استفنس کا ذکر ہی کہ اُس نے موت کیوقت کیا کہا- یہہ بات کہ خداوند مسیح میں ذات الہٰی ہی یعنے وہ ایک الہٰی شخص ہی اِس بات کو جانکر قدیم مسیحی اُسکو خدا مانتے تھے اِس عقیدہ کا انکار قرآن میں بھی موجود ہی کہ عیسائی لوگ خداوند مسیح کو خدا جانتے ہیں جیسا کہ سورہ مائدہ ۱۰ رکوع لقد کفروا الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم- یعنے البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہی ہی مسیح بیٹا مریم کا- وغیرہ قرآن میں عیسائیوں کے اِس عقیدہ کا انکار اُسوقت کیا گیا ہی جبکہ یہہ عقیدہ قدیم عیسائی کلیسیا میں رائج تھا اور خداوند مسیح کو خدائے مجسم مانتے تھے چنانچہ یہی عقیدہ جو کہ قدیم کلیسیا کا خدا کے کلام کے مطابق تھا آجکل بھی یہی عقیدہ مسیحی کلیسیا میں پایا جاتا ہی- مولوی صاحب مسیحی لوگ ہر زمانہ میں خداوند مسیح کی الوہیت کو خدا کی کلام کے مطابق مانتے چلے آئے ہیں یہہ کچھ نئی بات نہیں ہی جو کہ ہم لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کی ہو- یہہ ہمارا عقیدہ خدا کے کلام کے مطابق ہی- اِس عقیدہ کو ہم چھوڑ نہیں سکتے ہیں کیونکہ اِس عقیدہ کا چھوڑنا گویا خدا کے کلام کو رد کرنا ہی اور اپنے اوپر خدا کی لعنت لینا ہی فقط +

راقم
محمد شاہ از ہوشیارپور

ایک نظر توجہ کی ذرا اِدھر بھی

جب وے تمہیں ایک شہر میں ستاویں- تو دوسرے میں بھاگ جاؤ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکوگے- جبتک کہ ابن آدم نہ آلے متی ۱۰: ۲۳

عہد جدید میں مسیح کی آمد اپنے محل اور موقعہ کے مطابق ایک سے زیادہ معنے رکھتی ہی- یہاں پر صرف آئت کے متعلق آمد کا ذکر کیا جاویگا- چنانچہ کل مسیحی خاصکر کے ذیل کے پانچ خیالوں میں سے کسی نہ کسی کو اِس آئت کے سمجھنے کے لئے استعمال میں لاتے ہیں

(۱) مسیح کا یروشلم میں شاہانہ طور سے داخل ہونا- دیکھو متی ۲۱: ۵-۱۱ وغیرہ (۲) مسیح کا مصلوب ہوکر زندہ ہونا- دیکھو اعمال ۲: ۱۹ و ۲۰ و ۲۶ وغیرہ (۳) پینتیکوست کے دن روح القدس کا نازل ہونا- دیکھو یوحنا ۱۴: ۱۷-۱۸ وغیرہ (۴) مسیح کا قوم یہود سے بہ اِس انتقام کے لئے آنا- دیکھو متی ۲۱: ۴۰-۴۳ + ۲۴: ۲۹ وغیرہ (۵) آخری دن منصف ہوکر آنا- دیکھو متی ۲۵: ۳۱-۳۲ + اعمال ۱: ۹-۱۱ + مکاشفات ۱: ۷ وغیرہ +

میری ناقص عقل میں یہہ چوتھا خیال سندی آئت سے زیادہ مطابقت کھاتا اور اُسکا مطلب کھولتا ہی- آئت کے شروع ہی میں ہم رسولوں کا انجیل کی بشارت اور مسیح کے نام کی خاطر ستائے جانیکا ذکر دیکھتے ہیں لیکن جب ہم پہلے دوسرے اور تیسرے خیال کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو (۱۲- اور ۷۰) دو دو کرکے بھیجا- جبتک تو

رسے آئت کے مطابق ستائے نہیں گئے تھے بلکہ خوشی سے ایسا کہ انکا دل ہم بڑھا ہوا دیکھتے مسیح کے پاس واپس آئے۔ دیکھو مرقس ۶: ۳۰ + لوقا ۹: ۱۰ وغیرہ۔ پھر جبکہ مسیح گدھی پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوا (خیال اول) تو نہ تو رسول اس سے پیشتر اسطرح سے ستائے گئے تھے کہ انکو شہر بشہر بھاگنا پڑا۔ اور نہ آئت ہی میں مسیح کے شاہی طور پر یروسلم میں داخل ہونیکا ذکر ہے۔ صرف اسناکہ "ابن آدم نہ آئے" پھر جب ہم آگے بڑھکر خیال کرتے ہیں تب بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے مصلوب ہو کر زندہ ہونے (دوسرا خیال) بلکہ پنتیکوست کے دن کے (تیسرا خیال) کچھ دن بعد تک بھی وے آئت کے حوالے کے مطابق نہ ستائے گئے۔ ہاں بیشک پنتیکوست کے دن کے بعد ہی مسیح کا فرمان متی ۱۰: ۲۳ کا انکی نسبت خاص طور سے شروع ہوتا ہے دیکھو اعمال ۸: ۱ + ۱۱: ۹ + ۱۴: ۶ وغیرہ ✣

اور جب وے ستائے جاویں تو اجازت نہیں دی گئی تھی کہ اپنی جان بیفائدہ دیدیں یا ایسی صورت میں اپنے خداوند کے انجیلی پیغام کو چھپا دیں۔ بلکہ اپنی جان کی حفاظت اور خوشخبری کے سنانے کی خاطر وے موقعہ پاکر ایک سے دوسرے شہر کو بھاگ جاویں۔ گویا مسیح مہربان باپ کی طرح ان سے کہتا ہے کہ اے میرے رسولو اگرچہ تم ستائے جاؤگے اور میری خاطر ایک شہر سے دوسرے میں بھاگتے پھروگے پر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں (جہاں جہاں وے آباد ہیں پہلے یہودیوں کو پھر یونانیوں کو سناتے ہوئے نہ پھر چکوگے جبتک کہ ابن آدم نہ آلے۔ اور کس لئے؟ انتقام کے لئے کیونکہ اہل اسرائیل مجھکو مارینگے اور تمکو ستاوینگے دیکھو انگورستان کی تمثیل متی ۲۱: ۳۳-۴۶ خاصکر ۴۱- آئت ✣

اور جب رسول یہودیوں سے عید پنتیکوست کے بعد- بر خاصکر کے استفنس کی شہادت سے شروع کر کے ستائے جاتے رہے۔ تب انہوں نے تتر بتر ہو کر جہاں کہیں موقعہ پایا کلام کی بشارت دی اور اپنی جانوں کو بچایا (دیکھو اعمال کی کتاب + پولوس کے بعض خطوط + اور تواریخ کلیسیا پہلی صدی- وغیرہ) تاوقتیکہ ان کا خداوند "ابن آدم" آ پہنچا- یہانتک کہ اہل اسرائیل کی آبادی کے کئی ایک شہر رہ گئے کہ جن میں انجیل کے مبشر پھر نہ چکے تھے- جبکہ ابن آدم آگیا اور رومی فوج کو اپنا ہتھیار بنایا تاکہ قوم یہود کی شرارت کے لبریز پیالہ کو اپنے غضب سے توڑے اور انکے اختیارات (جو کہ اس زمانہ میں وے رکھتے تھے) احکام ریت و رسومات- دینی و دنیوی انتظام ہیکل کی عبادت وغیرہ کو ختم کرے- دیکھو متی ۲۱: ۴۳-۴۴ + ۲۲: ۲۷-۳۴ و ۳۹-۴۴ + لوقا ۱۸: ۸ + ۲۰: ۹-۱۸ وغیرہ- اور جو کہ ایک نمونہ ہے اس آخری بڑے عدالت کے دنکا (خیال پانچواں) جسمیں شریروں اور ناراستوں پر جو کہ سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے راضی تھے سزا پاویں۔ دیکھو ۲ تسلونیقی ۲: ۱۲- اور متی ۲۵: ۳۱ وغیرہ ✣

اسلئے خداوند نے تاکیداً فرمایا ہے کہ اے میرے رسولو جلدی کرو- ایسا کہ تم وقت نہ پاؤگے کہ اسرائیل کے سب شہروں میں پھر پاؤ تاکہ میری گواہی دو جبکہ وہ لوگ جنہوں نے تمکو ستایا برباد کئے جاینگے- زمین انسے لی جائیگی دنیا میں وے تتر بتر کئے جاینگے اور اسیری اور غلامی میں ادھر ادھر بھیجے جائینگے- چنانچہ یہ واردات مسیح کے فرمان کے چالیس برس بعد سنہ ۷۰ء میں وقوع میں آئی جبکہ تیطس کے ماتحت رومی فوج نے ہو کر یروسلم کا جسمیں ہزارہا ہزار یہودی پناہ گیر تھے محاصرہ کیا اور جو شہر کے باہر تھے انمیں سے سیکڑوں بطور کھیل تماشہ کے صلیبوں پر لٹکائے گئے- شہر میں سخت کال پڑا- یہانتک کہ مائیں اپنے بچوں کو پکا کر کھا گئیں- آپسمیں لوٹتے مارتے- ایک دوسرے سے نوالہ چھینتے پھرتے تھے- شہر کی نالیاں آدمی کے خون سے پانی کیطرح بہتیں اور گلیاں کوچے بسبب بیشمار لاشوں کے بند تھے- آخرش شہر غارت ہوا اور ہیکل مسمار کی گئی- ملک یہودیہ کے ہزاروں اور لاکھوں جوان قید ہوئے- اور غلامی کیحالت میں دو دو روپیہ پر فی جان کا کوئی خریدار نہ ہوا- دیکھو یوسیفس مورخ کی کتاب بنام "جنگ قوم یہود" جلد ۲

پس مسیح کا آنا جو اس آئت سے علاقہ رکھتا ہے اور جسمیں شاگردوں کے لئے آگاہی اور دلاسہ اور قوم یہود کی بربادی کی پیشخبری پائی جاتی ہے- مذکورہ بالا بیان کے مطابق معلوم پڑتا ہے ✣

راقم

پادری دھرمداس پاسٹر پرسبٹیرین کلیسیا- ڈودیا نکا

جناب ایڈیٹر صاحب-

تسلیم- آپکے اخبار ۴- جولائی سنہ حال میں جو مضمون بندہ نے بعنوان تصحیح غذائے روح شائع کرایا تھا اور جسکی نسبت ۲ اگست کے پرچہ میں واعظ صاحب نے اور ۱۶- اگست کے پرچہ میں جناب مولوی صاحب مولف غذائے روح نے تحریر فرمایا کہ ایک حرف کا بڑا بھاری الزام ہے عرض یہ ہے کہ بندہ نے وہ تصحیح بطور خیال الزام نہیں لکھی تھی اور نہ مطلق یہ چاہتا کہ دینی کتابوں والی سوسائٹی کا مالی نقصان یا شعراء مسیحی کی محنت رائگاں اور خدا کے بندوں کا روحانی نقصان ہو- میں تو خود اس کتاب کی ضرورت کا قائل اور اسکی عمدگی ترتیب و تالیف کا مداح ہوں چنانچہ میں نے گلدستہ سفیر میں جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے غذائے روح کی نسبت ذکر کیا ہے کہ واقعی مسیحیوں کے لئے بیبہا نایاب کتاب غذائے روح ہے- جسوقت جناب مولف صاحب نے کمترین کو کتاب موصوف مرحمت فرمائی تو بندہ نے صرف فرحت جناب مرحوم کی اور اپنی تصنیف کی ہوئی غزلوں کو دیکھا البتہ حرف واؤ کے بجائے دال سہو کاتب سے ہوسکتا ہے مگر یہ سہو ایسے موقعہ پر ہوا ہے کہ ذرا کم علم مسیحی بھائی اسکو صحیح نہیں کر سکتے اور شعر کے معنے میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے- نظم نمبر ۱۳۹ میں ایک لفظ کے پھیر سے مصنف کا خیال جو بوقت تصنیف اس شعر کے تھا ظاہر نہیں ہوتا دریاک اور کسی کا در نہیں ہے اور پھر کے جانے اور تیرے در سے جانے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے بیشک غذائے روح میں شعروں کا انتخاب اور لب لباب ہے مگر بندہ کی ناقص سمجھ میں کسی غزل کا بے مطلع و مقطع نازیبا ہے- بیشک بندہ کی کئی غزلیں جو مولف صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں غذائے روح میں درج نہیں ہوئیں اچھا انہیں غلطی میں شمار نہیں کرتا کیونکہ ایسی کتاب میں ان سہوں کی گنجائش نہ تھی- پس میں نے ان سب کو گلدستہ سفیر میں بقول واعظ صاحب خوگیر کی بھرتی میں جمع کر کے شائع کرانے کا ارادہ کیا ہے- میں نے لفظ ضخیم اہانتاً نہیں کہا بلکہ اس نظر سے کہ ابتک کوئی ایسی بڑی اور عمدہ کتاب جسمیں مسیحی اردو شعرا کی تصنیفات موجود ہوں بجز غذائے روح کے نہیں شائع ہوئی ✣

واعظ صاحب متروک شعر کو غیر فصیح اور متروک مقطع کی نسبت

خبریں

میرٹھ ہندو مسلمانوں کے فساد کی افسوسناک خبر آئی۔ تاج الاخبار **دہلی** کے ایک شخص نے کابل میں بحکم امیر صاحب مطبع جاری کیا۔ **حساب** ہوا کہ ہندوستان میں پانچ لاکھ آدمی اندھے ہیں۔ ن۔ ا۔ روحانی بیشمار۔ لاہور میں بھی ہیضہ کی کچھ دست بُرد ہے۔ **مصری** فوج وادے حلفا اور سراس کے میدان میں پھر ریلوے سڑک بناتے ہیں۔ **سرپرنس** بسمارک ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ معہ سرکاری مکان کے پاتے ہیں۔ **سلطان** زنجبار کی حبشی فوج بگڑ گئی جو فوج فارس کے قتل پر آمادہ ہے۔ **افواہ** ہے پوپ صاحب اپنا صدر مقام روم سے تبدیل کرنیوالے ہیں۔ **مسٹر** والفرڈ بلنٹ حسب الطلب عرابی پاشا سیلوں آنیوالے ہیں۔ **جاپان** میں دس ہزار آدمی آتشزدگی سے ویران ہوئے۔ **چین** آندھی کے طوفان سے دس ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ افواہ غلط ہے کہ رو ٹرکے ایجنٹ کو پریس کمشنر مقرر کیا گیا۔ امیر پل۔ **جنرل** گرنیفل کو انکی جدید فتوحات مصر کے صلہ میں میجر جنرل کیا گیا۔ **میو ٹیلیگراف** آفس سے ۳ سو روپیہ چوری گیا۔ کابنہ۔ **الہ آباد** پولیس نے ایک گروہ قلب ساز گرفتار کیا۔ صادق۔ اب کے موسم سرما کلکتہ میں بہت بڑی فوجی کارروائی ہوگی۔ **دو ہزار** جاٹ گاؤں کی مہم سرما کے لئے بھرتی ہونگے۔ **چیف کمشنر** برہما چین کے پہاڑوں کے لئے ۴۰ ہزار روپیہ منظور ہوا۔ **مالی گنج** میں ایک چماری کے گود سے گیدڑ اُسکا شیرخوار بچہ اُٹھالے گیا۔ **۳۰** جولائی کو منصوری پر نمائش تصاویر کا افتتاح ہوا۔ **بیگم** صاحبہ بھوپال میں ۱۵ لاکھ کے مصارف سے جامع مسجد تیار کرا رہی ہیں۔ **بخارا** میں سات سو آدمی ۲ روز میں سرسام سے مرے۔ **وزیر خزانہ** ٹرکی کی مہر گم گئی ہے۔ **سلطان ٹرکی** نے پلٹن بھر از بھرتی کرنیکا حکم دیا ہے۔ **گذشتہ** سال کل ریلوے جات ہند کی آمدنی ۱۹ کروڑ ۷۶ لاکھ ۴۴ ہزار سات سو ۹۴ روپیہ ہوئی۔ **دنیا کی** تمام بلند عمارتوں کی تفصیل مفصلہ ذیل ہے۔ **ہندوستان** میں قطب صاحب کی لاٹ واقعہ پرانی دہلی ۲۳۸ فیٹ بلند ہے۔ **لنڈن** میں سینٹ پال کا گرجا ۴۰۰ فیٹ بلند ہے۔ **سینٹ** پٹرزبرگ میں شاہی گرجا ۳۲۵ فیٹ بلند ہے۔ **شہر** اسٹرسبرگ کا گرجا ۴۶۵ فیٹ بلند ہے۔ **کلون** کا گرجا ۵۲۱ فیٹ بلند ہے۔ **شہر** واشنگٹن دارالسلطنت یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا مینار ۵۵۵ فیٹ بلند ہے۔ **پیرس** کا ایفل ٹاور مینار پورا ایک ہزار فیٹ بلند ہے +

بپتسمہ کی خبریں

بتاریخ ۹ اگست بمقام شاہ پور ایک نوجوان کو بدست پادری ظہور الحق صاحب بپتسمہ ہوا۔ **بتاریخ** معہ ایک ہندو بنام گوردیال نے جسکی عمر ۲۰ برس کی ہے بمقام سموا ضلع پیلی بھیت میں بدست پادری ڈی۔ پی کیڈر صاحب بپتسمہ پایا۔ کوکب۔ **بمقام** شیوراج پور بتاریخ ۲۲ جولائی بدست پادری ایچ منسیل صاحب ۷ نوجوانوں کو بپتسمہ ہوا۔ **بمقام** پٹنہ ۲۲ جولائی کو بدست پادری جے جارڈن صاحب ایک خاندان کو بپتسمہ ملا یعنے ایک مرد دو عورتیں ایک لڑکے کو۔ +

مختلف واقعات

ایک لالہ صاحب نے ۸۰ برس کی عمر میں ۹ برس کی لڑکی سے شادی پر شادی کی (جبکہ پہلی بیوی موجود تھی) اُنکے ایک دوست نے اخبار چیرپوز کے پاس اُسکے متعلق جو دو اشعار بھیجے ہیں وہ قابل ملاحظہ ہیں ؎

سن نواسی میں بھی لالہ کی عمر ٭ نھی جواسّی کی نواسی ہوگئی
آتے ہی بیوی نے اپنی جو ہی ملا ٭ اسطرح اُن کی نواسی ہوگئی
افسوس اِن بوڑھے بے ایمانوں کو نہ دنیا کی شرم نہ دین کا پاس نہ خدا کا خوف۔ کایستھ

باشندگان ملک چلی سب سے زیادہ عمر ہوتے ہیں۔ کل آبادی ۲۵ لاکھ ہے جس میں ۵ سو آدمی ایسے ہیں جو سو برس سے زیادہ عمر رکھتے ہیں۔ ایک آدمی جسکی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہے۔ دو عورتیں اور ایک مرد ۱۳۵ برس کے ہیں۔ ۱۳۴۔ ۱۳۰۔ ۱۲۷ برس کے ایک ایک آدمی ہیں۔ ۷ آدمی ۱۲۵ برس کے ہیں۔ ۸۔ ۱۴۰ کے۔ ۲۷۔ ۱۱۵ برس کے اور ایک عورت ۱۳۰ برس کی ہے۔ ۱۹ آدمی ۱۱۰ برس کے + پنیالہ

سنا ہے کہ نڈلینڈ ریلوے کی نئی شاخ پر بنواکے پل پر شہد کی مکھیوں کی کثرت ہے۔ مسافروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جسوقت پل بنوا کے قریب پہنچیں تو اپنی اپنی گاڑیوں کی کھڑکیوں کو بند کرلیں۔ افسران ریلوے نے انکو بہت کچھ بیدخل کرنا چاہا مگر ناکامیاب رہے اور مذکورہ بالا حکم جاری کیا + کایستھ

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کا وقت علیگڈھ خورجی برہنج پر بڑا خراب ہے۔ چٹھیات میں بھی دیر ہوتی ہے یعنے منگل کی شام کو ڈالی ہوئی چٹھی مرادآباد کو بسبب کی صبح کو پہنچتی ہے اور کلکتہ بھی قریباً اُسیوقت پہنچتی ہے گویا کلکتہ اور مرادآباد اس حساب سے برابر فاصلہ پر ہیں +

خیرخواہ کشمیر ناقل ہے کہ حال میں لاہور آریہ سماج کی ایک بڑے ممبر صاحب کے (جنکا نام شنکرداس ہے) قبلہ گاہی صاحب کا انتقال ہوا آریہ سماجیوں نے خوشی منائی کہ لالہ صاحب کی حجامت نہ ہوگی بلکہ لالہ صاحب بھی خود اس حجامت سے منکر تھے لیکن برادری نے خوب حجامت کی اور صاف کہدیا کہ اگر مردہ کا پھلوانا منظور ہے تو نائی راجہ کے آگے سر جھکاؤ۔ لالہ صاحب نے جتن تو بہت کئے مگر سر منڈوانا ہی پڑا۔ نور افشاں یہہ ہمارے مضمون مندرجہ نمبر ۳۴ کی تصدیق ہے + خیرخواہ

دیانند سرستی کے وید بھاشیہ میں سے یجر وید کے چودھویں ادھیائے کی بیسویں منتر کے اُلٹے سیدھے معنے کرنیکی مثال میں اخبار ہادی دو ناموں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ مثلاً سائیداس ایک آدمی کا نام ہے اُسکا وجود گم کرنیکو ہم یہہ معنے کریں کہ سائیں خدا کو یا دا جا مسلمان فقیر کو کہتے ہیں جو خدا کا داس یا فقیر کا خادم ہو وہ سائیداس ہے۔ گو وہ دت آدمی کا نام نہیں جو گوردتے

تار کی خبریں

لنڈن ۲۰- اگست نارتھ ایسٹرن لائن سندرلینڈ کے قریب کل رات ریلوے لائن سے اتر گئی- ایک مسافر جان سے مارا گیا اور کئی ایک مجروح ہوئے +

زنگبار ۲۰- اگست مسلمانوں کا لور وند بامن و امان گذر گیا یورپی آبادی پر جسکا خوف تھا کوئی حملہ نہیں ہوا +

لنڈن ۲۱- اگست مزدور جو سازش میں شریک ہیں انکی تعداد قریب تیس ہزار کے ہوگئی ہے- سب جگہہ اس شورش کا اثر ہو رہا ہے +

کینیا ۱۹- اگست ترکی فوج کی تعداد جزیرہ قریطش میں تیس ہزار کر دینے کی تجویز ہے- مسلمانوں اور عیسائیوں میں اب فساد بہت کم ہے اور جزیرہ میں امن و امان ہوتا جاتا ہے +

لنڈن ۲۲- اگست ملکہ معظمہ ویلز کے دورہ پر تشریف لیگئیں جہاں مدت سے جانیکا ارادہ تھا +

ضرورت

چکو لائق خوشنویسوں کی جو سرکاری درسی کتابوں کی طرز کی لکھائی لکھ سکتے ہوں اور عربی طرز بھی جانتے ہوں ضرورت ہے- چاہئے کہ درخواست کنندگان اپنی لکھائی کے نمونے کالی کی سیاہی سے لکھکر ذیل کے پتہ پر جلد بھیجدیں- تنخواہ حسب عمدگی خط و کارگذاری دیجائیگی +

المشتہر مہتمم مشن پریس لودیانہ

دوسری **اشتہار** دفعہ

واضح ہو کہ چرچ مشنری سوسیٹی کی جانب سے کئی ایک وظیفے اس غرض سے مقرر کئے گئے ہیں کہ اُن مسیحی طالب علموں کو دئے جاویں- جو احاطہ سینٹ جان لاہور میں سکونت پذیر ہوکر مڈل کلاس سنٹرل ٹرینگ کالج یا نورمل سکول کی طالب علمی اختیار کرینگے ذیل کے پتہ پر یا پادری ٹی- ای لو ڈیل صاحب مقبرہ لاہور سے خط و کتابت کرنے سے مفصل کیفیت معلوم ہو سکتی ہے +

المشتہر

پادری ایف- اے- پی- شرف لاہور

لودیانہ

ہندوستان کے عموماً سب عیسائی اور خصوصاً

وہ جنکا واسطہ لودیانہ بورڈنگ سکول سے رہا جناب پادری نکوم صاحب سے واقف ہیں چونکہ پادری صاحب ولایت تشریف لئے جاتے ہیں اور ہمیں مفارقت اور جدائی کا رنج دیئے جاتے ہیں ہم نے مناسب سمجھا کہ انکے چلے جانیکی خبر اخبار میں درج کردیں تاکہ اُنکے دوست اور وہ والدین جنکے بچوں سے صاحب اور میم صاحبہ مہربانی پر مہربانی کرتے رہے ہمیشہ اور خصوصاً انکے ایام مسافت میں اُنکی سلامتی اور صحت کے لئے دست بدعا رہیں کہ دافع البلیات اُنکو راستے کے تمام خطروں سے محفوظ رکھکر (اپنی مرضی کے مطابق) اُنکے ہموطن دوستوں اور عزیزوں سے ملاوے +

پادری صاحب قریباً سات برس ہندوستان میں رہے اور اُنکی دلی آرزو یہہ تھی کہ ہندوستان کو مسیحی ہندوستان ہوتے دیکھیں- لیکن ہندوستان کی سخت اور ناگوار آب و ہوا نے ایسے جوہر دکھائے کہ اُنکی میم صاحبہ کبھی پوری پوری طرح صحت سے نہ رہیں اسلئے مجبور خیرباد کہنا پڑا +

دسمبر ۱۸۸۲ء کو صاحب لودیانہ میں رونق افروز ہوئے ۱۸۸۳ء میں بورڈنگ سکول جسکی بنیاد ۱۸۷۵ء میں پڑی لیکن ۱۸۷۸ء سے ملتوی کردیا گیا تھا- دوسری بار کھولا گیا- سالانہ میٹنگ تک صاحب باتفاق پادری ویری صاحب سکول کا انتظام کرتے رہے پھر میٹنگ کے بعد سکول کا تمام اختیار پادری ... کے متعلق کیا گیا اور تب سے اب تک تمام نظم و نسق اُنکے زیر ... اس عرصہ میں جسطرح اپنی حسن لیاقت سے کار و بار انجام ... اظہر من الشمس ہے- اُنکی شمیم خلق ہمارے دلوں میں ہی ہمیشہ رہیگی- اُنکے نیک سلوک سچی محبت برادرانہ الفت- غرباء کے ... دریادلی لوح دل پر نقش کالحجر رہیگی اور یہہ اوصاف حمیدہ ہمارے لئے یادگار یا دوستانہ نشانیوں کا کام دیتے رہینگے- انکے ... بیان کے لئے ان چند سطور میں گنجائش کی صورت نظر نہیں ... اُنکے ماتحت ملازم اُنکے نیک برتاؤ سے ہمیشہ خوش و خرم ... لڑکوں کو پیار کرنیوالے باپ کیطرح تنبیہ کی جگہہ تنبیہ دی محبت ... موقع پر محبت دکھائی- نصیحت کے محل پر نصیحت کی خدمت ... وقت پر خدمت کی- بیماروں کی ایسی تیمارداری کر ... کہ مہر مادری اور الفت پدری کا نقشہ کھینچ کھینچ دیا ... خواہ کیسا ہی متعدی کیوں نہ تھا مریضوں کی خبر گیری کیلئے شب بیداریاں انہوں نے کیں- خدمت میں مشغول رہے- ... پیر دوا کا دینا- مریض کو اٹھانا آپ پشت بنکر بیٹھانا- آہستہ ... لٹانا- کبھی سر دبانا کبھی مالش کرنا تسلی دینا ابدی آرام ... کی خوشخبری سنانا انہیں کب بھولینگے جنہوں نے ... پیارے ... سے یہہ خدمتیں لیں بچوں کے رنج و غم غلط کرنیکے لئے- ماباپ ... گھر کی بابت سوچ سے ہٹانے کے لئے دلچسپ تعلیم ... سامان مہیا کئے ان کم عمر بچوں سے وہ برتاؤ اور لگاؤ پیدا ... ماباپ کو بھول کر انہیں حقیقی والدین سمجھکر اپنی خوشی اور تکلیف ... حالت میں ماباپ کی سے پیاری پیاری محبت بھری نظروں ... کرتے رہے نہ صرف اپنے ملازموں سے ایسے سلوک کئے بلکہ عام مسیحیوں سے بھی برتاؤ جاری رکھا اگر کسی کو بار افلاس سے دبا ... حتی الوسع اسکو کم کیا- اگر کسی کو شکستہ دل پایا اُسکے زخموں پر ... تسلی کا مرہم کمال ملائمت سے دھرا ہماری ترقی کے لئے ... ہر کوشش کرتے رہے- ہماری بہبودی کو دیکھ کر دل و جان ... خوش ہوتے اور اپنی خوشی کو ہمپر ظاہر کرتے رہے- کیا ہی ... اُنکا اصول تھا کہ دیسی عیسائیوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم ملنی چاہ...

اموات ۲۵-